کیا فرماتے ہیں اس مسئلے کے بارے میں علمائے اکرام و مفتیان دین شرع متین

کہ:—

1. زاہد اور عابد کا ایک مشترکہ کاروبار (کرائے پر کار دیتے تھے) تھا۔
2. زاہد اور عابد کے پاس ایک کار (سوزوکی آلٹو VXR ماڈل 2005ء) تھی۔
3. زاہد کے ایک واقف کار حامد نے دھوکہ دہی کے ذریعے دونوں (زاہد اور عابد) سے کار لے لی۔ اور پھر حامد نے دونوں (زاہد اور عابد) کو اطلاع دیے بغیر فروخت کر دی۔
4. حامد نے کار فروخت کر کے حاصل شدہ رقم اپنے ذاتی استعمال میں رکھی۔
5. زاہد اور عابد کو وہ رقم نہیں دی۔ حامد تقریباً 4 سال سے ٹال رہا ہے۔
6. حامد سے جب بھی رقم کا تقاضہ کیا گیا تو اُس نے کہا دے دونگا۔ انکار نہیں کیا مگر نہ رقم لوٹائی اور نہ ہی گاڑی خرید کر دی۔ ٹال مٹول کرتا رہا۔
7. زاہد کا اس کاروبار (عابد کے ساتھ) کے علاوہ حامد کے ساتھ کچھ کاروباری لین دین تھا۔ جو کہ حامد کی بدمعاشی اور دھوکہ دہی کی وجہ سے اچانک بند کر دیا گیا تھا۔
8. گذشتہ دنوں زاہد اور حامد نے اپنا حساب کتاب کیا تو زاہد کے ذمے حامد کی رقم نکل رہی ہے۔
9. اب زاہد اور عابد یہ چاہتے ہیں کہ حامد کو وہ رقم واپس کرنے سے پہلے ہم دونوں (زاہد اور عابد) اسی رقم سے ایک کار (سوزوکی آلٹو 2005ء) خرید لیں۔ پھر جو رقم باقی ہو وہ حامد کو دے دی جائے۔
10. اب معلوم یہ کرنا ہے کہ کوئی ظالم اگر کسی مسلمان کا مال (کار) زبردستی ناحق دبا لے اور واپس نہ دے۔ تو کیا مظلوم مسلمان کسی ترکیب اور تدبیر کو اختیار کر کے وہ مال (گاڑی) ظالم سے لے سکتا ہے۔ شرعی طور پر ایسے مظلوم کے لیے تدبیر اور ترکیب کے استعمال کی اجازت ہے یا نہیں؟

المستفتی

محمد زاہد — محمد عابد

20 شوال 1431ھ

مطابق 30 ستمبر 2010ء

دار الافتاء

نمبر ٥/١٣٠٩

بمعرفت محمد ظفر

35015661

(جواب منسلکہ صفحہ پر مسلسل تحریر فرمائیں)

دارالافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر کوئی ظالم کسی کا مال زبردستی ناحق دبالے اور واپس نہ دے اور مظلوم شخص کے لئے عدالت کے ذریعے اپنا مال وصول کرنے میں مال اور وقت ضائع ہوتا ہو جیسا کہ موجودہ دور میں ہوتا ہے تو ایسی صورت میں اگر مظلوم شخص کو ظالم شخص کا کچھ مال (چاہے وہ اس دبائے ہوئے مال کی جنس سے ہو یا نہ ہو) مل جائے تو وہ اس سے صرف اپنے حق کی حد تک وصول کر سکتا ہے لہٰذا صورتِ مسئولہ میں جو تفصیل ذکر کی گئی ہے اگر وہ واقعۃً درست ہے تو زاہد اور عابد کے لئے اس بات کی گنجائش ہے کہ وہ حامد کو اس کی رقم واپس کرنے سے پہلے اپنی اس کار کی قیمت وصول کرلیں البتہ کار کی صرف وہ قیمت لے سکتے ہیں جو کہ حامد کے کار لینے کے وقت بازار میں تھی۔

لما فی الصحیح للإمام مسلم (باب قضیة هند، رقم الحدیث ٤٣٣٩):

"عن عائشة رضی الله عنها قالت: دخلت هند بنت عتبة امرأة أبی سفیان علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، فقالت یا رسول الله! إن أبا سفیان رجل شحیح، لا یعطینی من النفقة ما یکفینی ویکفی بنی إلا ما أخذت من ماله بغیر علمه فهل علیّ فی ذلك من جناح؟ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذی من ماله بالمعروف ما یکفیك ویکفی بنیك"

وفی تکملة فتح الملهم (٢ / ٥٨٠):

"وأما الحنفیة فقالوا فی أصل مذهبهم: إن حدیث هند محمول علی ما إذا کان المال المظفور به من جنس حق الظافر، فأما إذا کان من غیر جنسه فإن أخذه یقتضی بیع ویعه بذلك المال وإنه لیس بمأذون فی بیع ماله

(جاری ــــ)

Scanned by CamScanner

ولكن أفتى المتأخرون من الحنفية بقول الشافعية .... ولذلك نقل ابن عابدين
في كتاب الحدود ٣/ ٢١٩ و ٢٢٠ عن القهستاني في مذهب الشافعي : وهذا أوسع
فيجوز الأخذ به وإن لم يكن مذهبنا .... وإليه يظهر ميلان صاحب الدر المختار
حيث قال في الحظر والإباحة : ليس لذي الحق أن يأخذ غير جنس حقه وجوزه
الشافعي وهو أوسع وعاد ابن عابدين تحته ٥/ ٣٠٠ فقال : وأما اليوم
فالفتوى على الجواز ، والله سبحانه وتعالى أعلم

نعمان داؤد غفرله

دار الإفتاء جامعة دار العلوم كراچي
٧/ ذيقعده/ ١٤٣١ھ
١٦/ اكتوبر/ ٢٠١٠ء

الجواب صحيح
احقر محمود اشرف غفرالله
٧/ ١١/ ١٤٣١

مفتي

الجواب صحيح
محمد يعقوب عفا الله عنه
٩/ ١١/ ١٤٣١ھ

دار الإفتاء
٥/ ١٣٠٩